ملائکہ خلیل
Test# 2
اسلامیات

تاریخ: ______

سوال نمبر ۱:

واضح کریں کہ اسلامی معاشرے میں تزکیہ نفس کی کیا اہمیت ہے۔

تعارف:-

اسلامی معاشرے میں تزکیہ نفس کو بہت اہم مقام حاصل ہے۔ اس کے بغیر ایک انسان کی روح کو سکون ممکن نہیں اس سے مراد یہ لیا جاتا ہے کہ جیسے درختوں کی کانٹ چھانٹ کر کے فالتو اور کانٹے دار چیزوں کو کاٹا جاتا ہے ویسے ہی انسان اللہ تعالیٰ کی دی گئی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر اپنے نفس کو پاکیزہ کرتا ہے۔ انسان میں تین طرح کے نفس ہیں۔ نفس امارہ، نفس لوامہ اور نفس مطمئنہ۔ ان تمام نفس کے الگ الگ معانی ہیں۔ نفسِ امارہ پر قابو پا کر ہی انسان نفسِ مطمئنہ تک پہنچ سکتا ہے۔ اسلام میں نفس کی پاکیزگی انتہائی اہمیت کی حاصل ہے۔

تزکیہ نفس کے لغوی اور اصطلاحی معنی:-

I. تزکیہ نفس کے لغوی معنی:-

لغت میں تزکیہ سے مراد "پاک صاف کرنا" جبکہ نفس کے معنی "روح ہیں" تو تزکیہ نفس سے مراد روح کی صفائی ہے۔ اس کا مطلب ہے انسانی روح سے برائی، مکر و فریب جیسی چیزوں کا نکالنا۔

II تزکیہ نفس کے اصطلاحی معنی :-

اصطلاح میں تزکیہ نفس سے مراد نفس کو بری چیزوں سے بچانا کے ہیں ۔ تزکیہ ن کی اسی غرض میں آتا ہے ارشادِ باری تعالیٰ:

"اور پھر ان سے ان کا مال لے کر انہیں پاک کرو۔"
(القرآن)

امام غزالی نے تزکیہ نفس کے لئے تعلیم حاصل کرنے کی شرط لازم قرار دی ہے۔ اس کو حاصل کر کے ہی ایک انسان کو اچھائی اور برائی میں فرق پتا چلتا ہے۔

تزکیہ نفس کی اہمیت قرآن و حدیث کی روشنی میں :-

اسلامی معاشرے میں تزکیۂ نفس کو بہت اعلیٰ مقام حاصل ہے۔ اس سے مراد ایک مالی کی طرح ہوتا ہے جیسے ایک مالی پودوں کو پانی دیتا ہے، زمین صاف کرتا ہے، درختوں کے پتوں کی کانٹ چھانٹ کرتا ہے ویسے ہی تزکیہ نفس کے ذریعے ایک انسان کی زندگی سے برائی والی چیزوں کو ختم کر دیا جائے گا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"یقیناً وہ کامیاب ہو گیا جس نے اسکو پاک کر لیا اور یقیناً وہ نامراد ہو گیا جس نے اسکو مٹی میں دبا دیا۔"
(القرآن)

Scanned with CamScanner

اسی طرح انسان جب روزِ قیامت اللہ کے سامنے پیش ہوگا تو اس روز سوائے نیکی اور پاک صاف دل کے کچھ کام نہیں آئے گا۔ انسان کو چاہیے کہ وہ نیک اعمال کرے تاکہ اسکو روزِ قیامت اللہ کے سامنے شرمندگی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اس روز نہ ہی مال کام آئے گا اور نہ اولاد سے فائدہ ہوگا، پس وہی جو خدا کے سامنے نیک دل سے حاضر ہوگا۔" (القرآن)

تزکیہ نفس حدیث کی روشنی میں: I۔

حضورؐ نے بھی انسان کو پاکیزگی پر زور دیا ہے۔

حضورؐ نے فرمایا:

"صفائی نصف ایمان ہے۔" (الحدیث)

یہاں صفائی سے مراد محض جسمانی صفائی نہیں ہے بلکہ اس سے مراد انسان کی روح کی پاکیزگی بھی ہے۔ انسان کی یہ روح جب برائی اور ہر طرح کے گناہ کے کاموں سے پاک ہو گی تو ہی انسان کا ایمان مکمل ہوگا اور انسان دنیا و آخرت میں کامیابی و کامرانی حاصل کر سکتا ہے۔

نفس کے تین مراحل اور اقسام:

انسانی نفس کی تین اقسام ہیں اور انسان پہلے مرحلے سے آخری مرحلے پر صرف اللہ کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل پیرا ہو کر ہی پہنچ سکتا ہے۔

Scanned with CamScanner

تاریخ: ______

I- نفسِ امارہ - برائی کا نفس:-

نفسِ امارہ سے مراد انسان کے نفس کا وہ حصہ ہے جو انسان کو برائی کی راہ پر گامزن کرتا ہے۔ اس سے انسان کے اندر غرور، تکبر، برائی وغیرہ آجاتا ہے۔ انسان ہمیشہ برے کاموں کی طرف جاتا ہے اسے نیکی سے کوئی سروکار نہیں ہوتا۔

"بے شک نفس جو حد سے زیادہ انسان کو برائی کی طرف گامزن کرتا ہے۔" (القرآن)

II- نفسِ لوامہ - برائی سے نیکی کا سفر:-

نفسِ لوامہ سے مراد انسان کا نفس جب برائی کی راہ کو چھوڑ کر نیکی کی راہ پر گامزن ہوتا ہے۔ انسان کا نفس کو اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ وہ غلط راہ پر چل رہا ہے اور وہ برائی اور غصے کی راہ پر ہے لہٰذا وہ اپنے آپ کو ان چیزوں سے دور کر کے اللہ کی راہ پر نقش قدم ہوتا ہے۔

III- نفسِ مطمئنہ - سکون کا نفس:-

نفسِ مطمئنہ سے مراد انسان کی روح کا مطمئن ہونا ہے۔ انسان کو تب اطمینان حاصل ہوتا ہے جب وہ اپنے آپ کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی بتائی ہوئی تعلیمات کے مطابق ڈھال دے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"جو لوگ ایمان لائے اور اللہ کی یاد سے دلوں کو سکون حاصل کرتے۔ بے شک اللہ کی یاد سے دلوں کو سکون ملتا۔" (القرآن)

Scanned with CamScanner

تاریخ: ________

تزکیۂ نفس کے انفرادی و معاشرتی فوائد:-

تزکیۂ نفس کے انسان کی انفرادی زندگی اور پورے معاشرے پر واضح اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

I- تزکیۂ نفس کے انفرادی فوائد:-

تزکیۂ نفس سے انسان کی اپنی زندگی پر بہت اہم اثرات ہیں۔ اس سے انسان کے اندر عاجزی و انکساری کا عنصر پیدا ہوتا ہے۔ انسان اپنے آپ کو دوسرے انسان سے معتبر نہیں سمجھتا۔ انسان اپنے آپ کو دنیا کی رنگینیوں میں گم نہیں کرتا بلکہ اپنے آپ کو راہِ خدا پر گامزن کرتا ہے۔ وہ اپنے اردگرد لوگوں کا احترام کرتا ہے اور اس میں ہر وقت اپنے رب کی عبادات کرنے کا شوق پیدا ہوتا ہے اور یوں انسان برائی سے دور ہو کر کامیابی و فلاح حاصل کرتا ہے۔

Good

II- تزکیہ نفس کے اجتماعی و معاشرتی فوائد:-

تزکیۂ نفس سے جب ایک انسان اپنے آپ کو بہتر کرتا ہے تو گویا وہ ساری انسانیت کی اصلاح کر رہا ہوتا ہے کیونکہ اس سے اس کے والبستہ لوگ بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ جب سب لوگ معاشرے میں ایک دوسرے کی عزت و آبرو کی پرواہ کرتے ہیں اور معاشرے میں اسلامی تعلیمات کو فروغ دیتے ہیں۔ اس طرح معاشرے میں فسادات، برائی، حسد اور دیگر برائیوں کا خاتمہ ہوتا ہے۔

تاریخ: ______

تنقیدی جائزہ:

اسلامی معاشرے میں رہنے والے تمام لوگوں کی رہنمائی اسلامی تعلیمات سے ہوتی ہے۔ معاشرے میں موجود انسان کو جب اسکا نفس یہ احساس دلاتا ہے کہ وہ غلط راہ پر گامزن ہے تو وہ نفسِ امارہ سے نفسِ لوامہ کا سفر کرتا ہے۔ آج کے دور میں بھی انسان کی رہنمائی کے لیے صوفیانہ ہدف کو اہمیت حاصل ہے جنکا جوڑ جا کر انبیاء کرام اور حضرت محمدؐ سے پہنچتا ہے۔ یہ انسان کو برائی سے دور کر کے اسکو نیکی کی راہ پر گامزن کرتے ہیں۔ ان میں مشہور حضرت داتا گنج بخش، علی ہجویری، خواجہ معین الدین چشتی وغیرہ شامل ہیں۔ پھر جب انسان کا نفس نیک کام پر آمادہ ہوتا ہے تب انسان نفسِ لوامہ سے نفسِ مطمئنہ کے مرحلے پر آ پہنچتا ہے جس پر اسے صرف اور صرف کامیابی و کامرانی ہی ملتی ہے۔

سوال نمبر ۲:-

ایک اسلامی معاشرے میں اقلیتوں کے حقوق اور حیثیت کے بارے میں لکھیں۔

تعارف:-

اسلام ایک مکمل دین ہے۔ اس میں ہر ایک انسان کو اہمیت حاصل ہے۔ ایک اسلامی معاشرے میں رہنے والے تمام افراد کی ذمہ دار ریاست ہوتی ہے۔ اسلام سے قبل لوگوں کو بہت سے مسائل کا سامنا تھا۔ ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ عیسائی کسی بھی غیر عیسائی کو اپنے برابر نہ سمجھتے تھے۔ جبکہ اسلام نے نہ صرف مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ کیا ہے بلکہ ایک اسلامی معاشرے میں رہنے والی اقلیتوں کے حقوق و فرائض مکمل طور پر محفوظ ہوتے ہیں۔ اس کی مثال حضورؐ کے خطبہ حجۃ الوداع سے بھی ملتی ہے اور میثاقِ مدینہ سے بھی۔

اسلامی معاشرے میں اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے اہم واقعات:-

اسلامی ریاست کے اندر بسنے والی تمام اقلیتیں خواہ وہ یہودی ہوں، ہندو یا عیسائی ہوں، ہر ایک کے حقوق و فرائض کا احترام کیا جاتا ہے اور ان سے کسی بھی قسم کی زیادتی نہیں کی جاتی اور نہ ہی انہیں زبردستی اسلام قبول کرنے پر آمادہ کیا جاتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"دین میں کوئی جبر نہیں۔" (القرآن)

تاریخ: ________

I- جبلِ سینا کے راہبوں کے ساتھ میثاقِ نبویؐ:-

حضورؐ نے 625ء — 630ء میں جبلِ سینا کے راہبوں کے ساتھ ایک معاہدہ کیا جسے میثاقِ نبویؐ کہا جاتا ہے۔ اس میثاق کی نظیر پوری دنیا میں کہیں نہیں ملتی اس میثاق میں حضورؐ نے جبلِ سینا کے راہب جو کہ اس وقت اقلیت تھے انکے حقوق کی حفاظت کرنے کا ذمہ لیتا جس میں انکی جان، مال، عزت، عبادت، مذہب اور شخصی آزادی جیسے اور بھی حقوق کو محفوظ طریقے سے دینے کا عہد لیا۔

II- یروشلم کے عیسائی اور میثاقِ عمریہ:-

یروشلم جو کہ مسلمان، یہودیوں اور عیسائیوں کے لیے ایک مقدس جگہ ہے وہاں پر عیسائیوں کو روم کے پانچ سو سال کی حکومت میں داخل ہونا ممنوع تھا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے اپنی حکومت کے دوران عیسائیوں کے ساتھ معاہدہ کیا جن کو ذریعے انکو یروشلم میں اپنی عبادت گاہوں میں جانے کی اجازت مل گئی

اسلامی معاشرے میں بسنے والی اقلیتوں کی اقسام:-

اسلامی معاشرے میں اقلیتوں کی درجہ بندی کی گئی ہے اور اس وجہ سے انکو تین اقسام میں بیان کیا گیا ہے۔

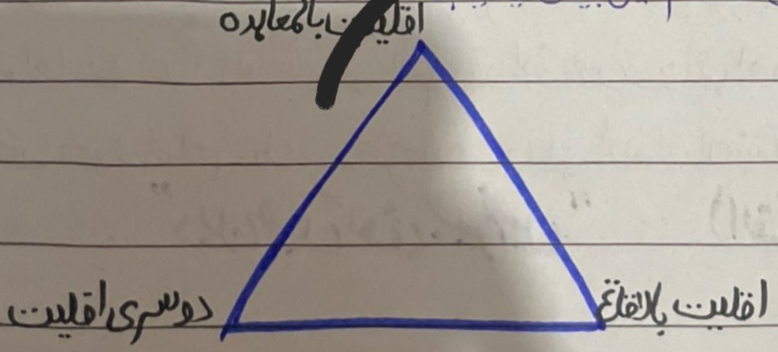

(الف) اقلیت بامعاہدہ: ایسے غیر مسلم جو کسی معاہدہ کے تحت اسلامی سرزمین پر رہ رہے ہوں اور اسلامی ریاست ان کے حقوق کی حفاظت کرے۔

(ب) اقلیت بالفتح: ایسے غیر مسلم جو کسی جنگ کے تحت مسلمانوں کے قیدی بن جائیں۔ ان پر جزیہ دینا لازم ہے۔

(ج) دوسری اقلیتیں: ایسی اقلیتیں جو کسی اور وجہ سے پہلے سے اس زمین پر رہ رہی ہوں۔

اسلامی معاشرے میں موجود اقلیتوں کے حقوق:۔

اسلامی ریاست میں بسنے والی تمام اقلیتوں کو جو حقوق حاصل ہیں وہ درج ذیل ہیں:

I. تحفظ جان اور زندگی:۔

اسلام میں نہ صرف مسلمانوں کی جان کی حفاظت کی جاتی ہے بلکہ اس میں غیر مسلموں کو بھی زندگی جینے کا حق حاصل ہے۔ اسلام کسی بھی شخص کو ناحق قتل کرنے (نفس بچانے) کی اجازت نہیں دیتا۔ ایک مرتبہ حضور ﷺ کے دور میں ایک ذمی کو کسی نے قتل کر دیا تو آپ ﷺ نے اس شخص کو موت کی سزا سنا دی۔

II. تحفظ مال و دولت:۔

اسلامی معاشرہ میں بسنے والی اقلیتوں کے جان اور مال دونوں کی حفاظت کی جاتی ہے۔ کسی بھی قسم کے قانونی جواز کے بغیر ان کے مال میں مداخلت نہیں کی جاتی۔ **خلفائے راشدین** کے دور میں غیر

Scanned with CamScanner

مسلموں کی زمینوں پر پیسے کے عوض خرید کر انکو حوصلہ افزائی دی جاتی تھی کہ انکا مال محفوظ ہے۔

III. تحفظ عزت و احترام:

اسلامی معاشرے میں ہر ایک کی عزت کا تحفظ ریاست کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ کسی بھی شخص کی عزت کو کوئی دوسرا خراب نہیں کر سکتا اور نہ ہی اسکے وقار کو ٹھیس پہنچا سکتا ہے خواہ وہ غیر مسلم ہی کیوں نہ ہو۔ اسکے علاوہ کوئی بھی مسلمان کسی غیر مسلم پر جھوٹا الزام لگا کر اسکو بے عزت نہیں کر سکتا۔

IV. تحفظ ضمیر و مذہب:

اسلامی ریاست اور معاشرے میں موجود اقلیتوں کو یہ آزادی حاصل ہے کہ وہ اپنے مذہب کے مطابق زندگی گزار سکیں۔ انکی عبادت گاہیں بالکل محفوظ ہوتی ہیں اور انکو کسی بھی طرح جبراً اسلام قبول کرنے میں نہیں گھسایا جاتا۔

"دین میں جبر نہیں"

V. قانونی حقوق:

اسلامی ریاست میں اقلیتوں کو قانون کی طرف سے بھی حقوق حاصل ہوتے ہیں۔ قانون انکو اور انکے مذہب کو تسلیم کرتا ہے اور انہیں مکمل طور پر شخصی آزادی حاصل ہوتی ہے۔ وہ اپنے حقوق میں کسی بھی قسم کی کوتاہی پر قانون سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

VII. مختلف حقوق:-

اسلامی ریاست میں اوپر بیان کیے گئے حقوق کے علاوہ اقلیتوں کو حصولِ تعلیم کا حق حاصل ہے۔ وہ اپنے مذہب کے مطابق اپنے تعلیمی ادارے بنا سکتے ہیں۔ اسکے علاوہ انکو حصولِ روزگار اور اہم منصب پر فائز ہونے کا بھی حق حاصل ہے۔

المودودی کے مطابق ان کو اہم اسلامی عہدوں پر فائز ہونے کا حق حاصل ہے نہیں۔ اگر سب سے اوپر کے درجے پر کوئی مسلم ہو تو وزیر غیر مسلم ہو سکتا ہے۔

اسلامی ریاست میں موجود اہم اداروں میں اقلیتوں کی شمولیت کا حق:-

موجودہ اسلامی ریاست میں اقلیتوں کو یہ حق حاصل ہوتا ہے کہ وہ اس ریاست میں موجود اہم ادارے جیسے کہ سول بیوروکریسی، فوج، نیوی، ائیرفورس وغیرہ میں شمولیت اختیار کر سکتی ہیں۔ اسکے علاوہ ان کے لیے باقاعدہ کوٹہ مختص ہوتا ہے کہ وہ خود کو مسلمانوں سے کم تر نہ سمجھیں۔ یوں اسلامی ریاست میں مساوات کا نظام رائج ہوتا ہے۔

اسلامی ممالک میں موجود اقلیتوں کے حقوق اور انکا عملی نفاذ:-

اسلام نے جتنے بھی غیر مسلموں کے حقوق بیان کیے ہیں وہ موجودہ اسلامی ممالک میں انکو ادا کیے جاتے ہیں۔ پاکستان، انڈونیشیا، جموں اور کشمیر اور لبنان ایسے ممالک ہیں جنہوں نے غیر مسلموں کو حکومت کی اہم پوسٹ بھی دی ہیں۔ اسکے علاوہ غیر مسلموں

Scanned with CamScanner

کے دیگر حقوق جیسے کہ تعلیم اور صحت کے لیے الگ سے ادارے کھولے گئے ہیں
جیسے کہ پاکستان میں کریسچن سکول اور ہسپتال [illegible]
ایک اسلامی ریاست میں موجود اقلیتوں کے حقوق صرف کتاب کی حد
تک محفوظ نہیں رہتے بلکہ عملی طور پر بھی سرانجام دیے جاتے ہیں

تنقیدی جائزہ:-

اسلام ہر لحاظ سے ایک مکمل دین اور مذہب ہے اور
اسلامی ریاست میں موجود تمام لوگ چاہے کسی بھی مذہب سے
تعلق رکھتے ہوں ان کی جان، مال، عزت، روزگار، تعلیم اور صحت کے
حصول غرضیکہ ہر لحاظ سے محفوظ ہیں اور اس کے علاوہ ان کو اپنے حقوق
کی خلاف ورزی یا مداخلت میں بحیثیت قانون سے رجوع کر کے اس
شخص کے خلاف قانونی کارروائی کا حق بھی حاصل ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ
ہے:

"اُن لوگوں سے نہ لڑو جو اللہ کے سوا کسی
اور کو محبوب مانتے ہیں۔"

(القرآن)

9